خطابِ جمعہ

سلسلہ نمبر 5

بعنوان

نکاح ایک عبادت ہے

جسے عبادت طرز پر انجام دینا چاہیئے

منجانب

آسان اور مسنون نکاح مہم

اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے

نکاح ایک عبادت ہے

جسے عبادت کے طرز پر انجام دینا چاہیے

از: حضرت مولانا محفوظ الرحمن قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ

(سورہ اعراف:۱۵۷)

محترم سامعین! معاشرہ کی صلاح و فلاح میں تمدن کی تعمیر میں اور نظام عفت و عصمت میں نکاح کا جو مقام ہے۔ یا اسے جو امتیازی درجہ حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اسلام سے پہلے دنیا پر ایسے فکر و نظر کی حکمرانی تھی بلکہ یوں کہہ لیجئے کہ آج بھی دنیائے انسانیت پر ایسا فکر و نظر مسلط ہے، جس نے معاشرہ کو تباہی و بربادی کے غار تک پہنچا دیا کہ اے لوگو! اگر خدا کا تقرب اس کی رضا و خوشنودی چاہتے ہو تو علائق دنیا سے الگ رہو دنیا سے یکسر منھ موڑ لو یہاں تک کہ نکاح بھی نہ کرو۔ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا ان کے نزدیک بہت بڑا گناہ تھا۔ عیسائیوں میں رہبانیت اور ہندوئوں میں دیوداسیت کا کلچر اسی تصور کے ماتحت وجود میں آیا۔ عریانیت اور فحاشی شیوہ بنا۔ عبادت گاہوں کا تقدس پامال ہوا، تفصیل کے لئے لیکھی کی اخلاق یورپ نامی کتاب دیکھو۔

نکاح سے متعلق احادیث

یہ صرف اور صرف سید الاولین والآخرین اشرف الانبیاء والمرسلین ﷺ کا کارنامہ ہے جنہوں نے انسانیت کو سیدھا راستہ بتایا اور معاشرہ کی اصلاح کی، اس کو فسق و فجور سے پاک کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

(۱) النکاح من سنتی فمن لم یعمل بسنتی فلیس منی۔ (ابن ماجہ)

نکاح میری سنت ہے جس نے اس پر عمل نہیں کیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲) یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانه اغض للبصر و احصن للفرج و من لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجآءٌ (متفق علیه)

اے نوجوانو! نکاح کی استطاعت ہو تو ضرور کرو اور اگر مجبوری ہو تو کثرت سے روزہ رکھو، نظر کو نیچی رکھنے اور عفت و عصمت کی حفاظت میں اس سے بہتر کوئی شئے نہیں ہے۔

(۳) من کان موسرا الان ینکح ثم لم ینکح فلیس منی (طبرانی)

جسے اللہ نے قدرت عطا کی اس کے باوجود نکاح نہیں کرتا ہے تو وہ ہم میں سے نہیں۔

(۴) لا رهبانیة فی الاسلام (شرح السنة بغوی)

اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

(۵) الدنیا متاع و خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحة (نسائی)

دنیا ایک بازار ہے اور نیک وصالح عورت اس بازار کی سب سے بہترین چیز ہے۔

(۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے سعید بن جبیر کو ترغیب نکاح دیتے ہوئے فرمایا: نکاح میں تاخیر مت کرو اس لئے کہ اس امت میں سب سے افضل واعلیٰ حضور ﷺ ہیں اور ان کی بیویوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

(۷) حضور ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں تاخیر مت کرو، جب نماز کا وقت ہو جائے، جب جنازہ سامنے آجائے اور جب نکاح کے لئے مناسب رشتہ اور جوڑ مل جائے۔(ترمذی) ایک روایت میں حضور ﷺ نے بے نکاحی عورت اور مرد کو مسکین فرمایا۔(مجمع الزوائد بحوالہ معجم طبرانی) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہے اللہ سے طاہر و مطہر اور پاک ہو کر ملے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرے، مسند احمد کی روایت ہے جسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عکاف بن بشیر تمیمی رضی اللہ عنہ جو باوجود استطاعت کے شادی نہیں کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: تب تو تم شیطان کے بھائی ہوا گر عیسائیوں میں سے ہوتے تو پادری بنائے جاتے۔ لیکن ہمارے دین میں نکاح سنت ہے۔ کنوارے لوگ تم میں بدترین لوگ ہیں جن کی موت بھی بدترین ہے۔ تم شیطان کو کیوں موقعہ دیتے ہو کہ تم کو فسق وفجور اور گناہ کی طرف لے جائے۔ شیطان کا بہترین ہتھیار یہ عورتیں ہیں۔ شادی شدہ لوگ ہی پاک وصاف ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عورتوں نے ایوب علیہ السلام، دائود علیہ السلام، یوسف علیہ السلام اور کرفس کے ساتھ کیا کیا۔ کرفس ایک یہودی تھا۔ ساحل سمندر پر تین سو سال تک اللہ کی عبادت کی پھر ایک عورت کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہوا۔ اس کے عشق میں مبتلا ہوا عبادت وریاضت سب بھول گیا۔ یہاں تک کہ اس کی محبت میں کفر تک کا ارتکاب کیا، بعد میں پھر تائب ہوا۔ عکاف! تم شادی کرو ورنہ تمہارا شمار بدبختوں میں ہوگا۔ پھر حضور ﷺ نے ان کی فرمائش پر ان کا نکاح کریمہ بنت کلثوم حمیری نامی خاتون سے کردیا۔(مجمع الزوائد ص ۲۵۳)

(۸) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: من تزوج فقداستکمل نصف الایمان فلیتق اللہ فی النصف الباقی (مشکاۃ المصابیح)
جس نے نکاح کرلیا اس نے آدھا ایمان مکمل کرلیا اور باقی آدھے میں اب وہ اللہ سے ڈر کر زندگی بسر کرے۔

ملازمت کے انتظار میں نکاح مؤخر نہ کریں

محترم سامعین! غور کیجئے کہ یہ حدیثیں کیا بتلاتی ہیں کیا پیغام دیتی ہیں؟ ان ارشادات نبوت کا نچوڑ یہ ہے کہ نکاح ایک عبادت ہے۔ لہذا اس کے لئے جو بھی سہولت اور آسانی ہو فراہم کرنی چاہئے اور جتنی رکاوٹیں ہوں سب کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ معیار زندگی کی بلندی، دولت کی حرص وہوس یہ بھی بڑی رکاوٹ ہے عام رجحان یہی ہے ملازمت پر فائز ہو جائیں گے۔ نوکری مل جائے گی تو شادی کریں گے۔ ہماری آمدنی بڑھ جائے گی تو شادی کریں گے۔ ابھی نکاح کرلیں تو یہ نیا مالی بجٹ کیسے پورا کریں گے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بے نکاحی عورتوں اور مردوں کی تعداد میں بکثرت اضافہ ہوا اور ہو رہا ہے۔ متوسط عمر بلکہ اس سے آگے کی عمر تک پہنچ جاتے ہیں اور شادی نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کہ پھر معاشرے میں فسق وفجور نہیں پھیلے گا تو اور کیا ہوگا؟ اسلام نے اس کو خدا کی رزاقیت کے ساتھ بدگمانی تصور کیا ہے۔ مکہ کے لوگ فقر وفاقہ کے ڈر سے اولاد کو قتل کردیتے تھے، قرآن میں ارشاد ہوا کہ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (سورہ انعام: ۱۵۱) اپنی اولاد کو فقر وفاقہ کے ڈر سے قتل نہ کرو، تمہیں بھی ہم ہی روزی دیتے ہیں، اور ان کو بھی ہم ہی روزی دیں گے۔

نکاح مال واسباب میں برکت کا ذریعہ ہے

نکاح تو خود مال واسباب کی برکت کا ذریعہ ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ غیر شادی شدہ مرد وعورت کی شادی کردو اگر وہ فقیر ومحتاج ہوں گے تو اللہ اپنے فضل وکرم سے ان کو مالدار کردے گا۔
اسی طرح حدیث میں ہے تزوجوا النساء یاتینکم بالاموال شادی کرلو انہیں عورتوں کے ذریعہ تم کو مال میں برکت عطا کرے گا یعنی نکاح برکت کا ذریعہ ہے۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی تین شخصوں کی مدد فرماتے ہیں ان کی اعانت کا ذمہ لیتے ہیں۔ غلام آزاد کرنے والا، بنجر زمین آباد کرنے والا، خدا کے بھروسے پر نکاح کرنے والا۔

آپ ﷺ تشریف رکھتے تھے ایک صحابی نے حاضر خدمت ہو کر تنگدستی کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ فرمایا نکاح کرلو، کچھ دنوں کے بعد آ کر پھر شکایت کی، فرمایا ایک اور نکاح کرلو۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم کو حضرت عمرؓ کی روایت پہنچی ان یکونو افقراء اس آیت کو پڑھنے کے بعد اگر کوئی شخص نکاح نہ کرے تو ایسا شخص احمق اور بیوقوف ہی ہو سکتا ہے۔

اسلام نے ذات پات کی حدبندیوں کو توڑا

دوسری بڑی رکاوٹ وہ ہے جس کو ذات پات کا نظام کہتے ہیں۔ یہ طبقاتی حدبندیاں اتنی شدید تھیں کہ ایک ذات کی شادی دوسری ذات سے ہو ہی نہیں سکتی تھی آپ ذرا ابتداء میں اسی دنیا میں بڑے بڑے مصلحین انسانیت میں مساوات کے نام پر اٹھے۔ گرجے اور برسے کہ وہ دنیا سے طبقاتی نظام کا خاتمہ کر دیں گے۔ مگر اس نظام کو توڑنے کے لئے کوئی اسوہ کوئی نمونہ ان کا موجود ہے؟ گاندھی جی نے مدت تک دلتوں اور پچھڑے سماج کے لیے آواز اٹھائی، لیکن کیا گاندھی جی نے اپنے خاندان کی کوئی لڑکی ہریجن کے نکاح میں دی یا کوئی ہریجن لڑکی سے اپنے خانوادے کا رشتہ کیا؟ ہر گز نہیں۔ لیکن جب حضور ﷺ نے مساوات کی تعلیم دی طبقاتی حدبندیوں کو ختم کرنے کا بیڑہ اٹھایا جب آپ نے دنیا کو یہ تصور دیا کہ سارے انسان برابر ہیں تو اپنے خاندان قریش کی لڑکی زینب کا نکاح زید بن حارثہ سے کر دیا۔ جو ایک غلام تھے اس تعلیم کا کتنا عمیق اور گہرا اثر معاشرے پر پڑا کہ جب حضرت بلال حبشیؓ نے شادی کا ارادہ کیا تو اکابر صحابہ نے اپنے خانوادوں کی پیش کش کی۔ علامہ شبلی نعمانیؒ نے بہترین انداز میں اس کو نظم میں پیش کیا ہے۔

جب یہ چاہا کہ کریں عقد مدینے میں کہیں
جا کے انصار و مہاجر سے کہا یہ کھل کر
میں غلام حبشی اور حبشی زادہ بھی ہوں
یہ بھی سن لو کہ مرے پاس نہیں دولت وزر
ان فضائل پہ مجھے خواہش تزویج بھی ہے
ہے کوئی جس کو نہ ہو میری قرابت سے حذر
گردنیں جھک کے یہ کہتی تھیں کہ دل سے منظور
جس طرف اس حبشی زادہ کی اٹھتی تھی نظر

نکاح کی بنیاد کیا ہو؟

اسلام نے دین و دیانت تقویٰ و پرہیز گاری کو فوقیت دی ہے حسب نسب وغیرہ کو اتنی اہمیت نہیں دی کہ نکاح اس پر موقوف ہو۔ اتفقوا علی ان الدین معتبر فی ذالک علماء کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ نکاح کے معاملے میں دین اور دیانت ہی کا لحاظ کیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تنكح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك (بخاری) کسی عورت سے شادی کبھی اس کے مال کی وجہ سے، کبھی حسب و نسب کی وجہ سے اور کبھی حسن و جمال کی وجہ سے اور کبھی اس کی دین داری کی وجہ سے کی جاتی ہے تو تم اس کی دینداری کو دیکھو اسلام میں دین کے سوا جمال اور مال اور حسب نسب ثانوی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: لاتزوجوا النساء لحسنهن فعسى حسنهن أن يرديهن ولا تزوجوهن لاموالهن فعسى اموالهن ان

تطغیھن ولکن تزوجوھُن علی الدین ولأمۃُ سوداءُ خرماء ذاتُ دینٍ افضلُ (سنن ابن ماجہ) حسن وجمال کی وجہ سے عورتوں سے شادی مت کرو۔ بہت ممکن ہے ان کا حسن ان کو تباہی وبربادی تک پہنچادے اور نہ ان کے مال کی وجہ سے ان سے شادی کرو، بہت ممکن ہے ان کا مال انہیں سرکشی پر آمادہ کردے اور وہ تمہاری اطاعت وفرمانبرداری نہ کریں۔ البتہ دین کو ترجیح دو ایک کالی کلوٹی دیندار باندی حسن وجمال والی عورت سے افضل ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے من نکح امراۃ لغرھا لم یزدہ اللّٰہ الا ذلا ومن نکح لمالھا لم یزدہ اللہ الا فقرا (کنزالعمال) جس کسی نے مال ودولت دیکھ کر نکاح کیا اللہ اس کے فقر ومحتاجگی میں اضافہ کرے گا۔ عزت وشہرت کو نگاہ میں رکھا تو اللہ اسے ذلیل کرے گا۔ حسب ونسب کو منظور نظر بنایا تو بدنامی کے سوا کچھ نہ ہاتھ آئے گا۔ ہاں اگر شادی اس نیت سے کی کہ اللہ اس کے ایمان دین ودیانت اور اس کی نگاہوں کی حفاظت فرمائے تو اللہ ایسے نکاح میں برکت عطا کرے گا۔ اسلام کا نقطہ نظر مال کے سلسلے میں یہ ہے کہ المال فان مال ودولت آنی جانی چیز ہے۔

من کی دنیا ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں

تن کی دنیا چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

حسن وجمال بھی سدا باقی رہنے والی چیز نہیں ہے، آج خوبصورتی ہے کل نہیں رہے گی، ایک بیماری حسن وجمال کے زوال کا سبب بن سکتی ہے، ایک حادثہ شکل وصورت بگاڑ سکتا ہے، اصل خوبصورتی تو اعمال واخلاق کی ہے، اصل مہک تو انسان کے کردار کی ہے، جو دوسروں کیلئے دل کی خوشی اور شادمانی کا ذریعہ ہے۔

حسن صورت چندروزہ حسن سیرت مستقل

اس سے خوش ہوتی ہیں آنکھیں اُس سے خوش ہوتا ہے دل

حسن وجمال کی حقیقت مشہور شاعر اصغر گونڈوی نے یوں کھولی ہے

ہے یہ حقیقت مجاز اب کھلا ہے جاکے راز

سب ہے فریب آب وگل حسن وجمال کچھ نہیں

جہیز ایک سماجی لعنت

حیرت ہوتی ہے کہ اسلام نے جتنی رکاوٹیں تھیں سب کو ختم کرنے کی کوشش کی اور ہم ہیں کہ پھر سے اسی طوق کو گلے لگا رہے ہیں بات سادہ لوح لوگوں کی نہیں تعلیم یافتہ لوگوں کی ہے کہ آج نکاح کے سلسلے یں سب سے بڑی رکاوٹ جہیز ہے اور یہ لعنت ہمارے دانشوروں جدید تعلیم یافتہ اصحاب کی وجہ سے معاشرہ میں باقی ہے الاماشاءاللہ! آج ہمارا وہ طبقہ جو کالجوں اسکولوں یونیورسٹیوں کا پڑھا ہوا ہے۔ یہی لمبی لمبی شرائط اور مطالبات میں پیش پیش ہے۔ بیرون ملک اقامت کا خرچ لڑکی والوں سے مانگتا ہے اس کے بعد فلیٹ کا مطالبہ کرتا ہے پھر جدید تعیش کی چیزیں اسکو درکار ہیں۔ اس کے بعد ملازمت کے لئے ڈونیشن کے نام پر لڑکی کے والدین سے مطالبہ کرتا ہے اور یہ اگر نہ ملے تو بات ایذا رسانی تک پہنچتی ہے۔ بسا اوقات لڑکی کو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ حالانکہ یہی وہ لبرل طبقہ ہے جسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا ہے کہ جب مساوات کا صور پھونکتا ہے۔ حریت اور آزادی کی بات کرتا ہے، حقوق نسواں پر لب کشائی کرتا ہے تو انداز ایسا ہوتا ہے کہ اسلام نے تو عورتوں کو حقوق ہی نہیں دیئے ہیں۔ مردوں کے برابر ان کے حقوق ہونا چاہئے۔ بلکہ یہ لوگ تو لیڈیز فرسٹ کا نعرہ لگاتے ہیں۔ دین کی تعلیمات کو فرسودہ اور غیر ترقی یافتہ بتلاتے ہیں۔ یہی مساوات کا نعرہ لگانے والے اور حقوق نسواں کی بات کرنے والے جہیز کے معاملے میں آخر مساوات کی تعلیم کا لحاظ کیوں نہیں کرتے؟ جیسے انہیں یہ طویل وعریض مطالبات کا حق ہے تو عورت کو یہ حق کیوں نہیں دیا جاتا کہ وہ بھی مطالبات کی ایک فہرست پیش کرے اور آپ اسے بھی پورا کریں۔

ایک دلچسپ قصہ

اگر ایسا ہوا تو معاملہ اس واقعہ جیسا ہو گا جو حضرت سعید بن مسیب کے ساتھ پیش آیا تھا، یہ سید التابعین تھے علم و عمل اور اخلاق و کردار میں بڑے اونچے مقام پر تھے، دین اور علم دین کی بڑی خدمت انہوں نے انجام دی، ایک مرتبہ خلیفہ وقت نے ان سے کہا کہ آپ میری دو باتیں مان لیں حضرت سعید ابن مسیب نے فرمایا ضرور! ہم آپ کی دو باتیں مان لیتے ہیں مگر آپ ہماری صرف ایک بات مان لیجئے گا، خلیفہ نے کہا ٹھیک ہے، اب حضرت سعید نے کہا: فرمایئے! وہ دو باتیں کیا ہیں؟ کہا آپ اپنا باغ سرکار کو عطا فرمادیں ورنہ بحق سرکار ضبط کر لیا جائے گا فرمایا لے لیجئے۔ دوسری بات کیا ہے؟ خلیفہ وقت نے کہا فلاں قطعہ زمین آپ ہمیں دے دیں۔ فرمایا دے دیا۔ اب خلیفہ نے کہا: کہیے آپ کی ایک بات کیا ہے؟ فرمایا: آپ نے جو لیا ہے اسے واپس کر دیجئے۔ بس میری یہی ایک بات ہے۔ سو اگر عورت کو حق دیا جائے کہ وہ صرف اتنا کہہ سکے جو کچھ لیا گیا ہے وہ واپس فرمادیں۔ کم از کم حقوق نسواں کے نام پر آپ ایک بات تو ان کی مان لیجئے۔

آج جہیز نے جس قدر مصیبت میں ڈالا ہے اور معاشرہ کے لئے فتنہ سامانی کا سبب بنا ہے، اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اس کا احساس سب سے پہلے اگر تعلیم یافتہ طبقہ کو نہ ہو تو بتاؤ کس کو ہونا چاہیے۔ حیدرآباد کے تعمیر ملت کی رپورٹ کے مطابق 35 ہزار لڑکیاں ایسی ہیں جن کی عمر پینتیس سے چالیس سال تک ہو گئی ہے اور جہیز کی وجہ سے ان کی شادی نہیں ہو رہی ہے۔

ایک دردناک واقعہ

مولانا محمد عثمان فارقلیط صاحب رحمۃ اللہ علیہ، جو بڑے عالم دین، بلند پایہ انشاء پرداز اور صحافی تھے۔ برسوں "الجمعیۃ" کے ایڈیٹر رہے ان کی تحریریں نہایت عمدہ اور پر شکوہ ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ خود اپنا ذاتی واقعہ لکھا کہ امروہہ میں میرے ایک شناسا تھے۔ ان سے اچھی راہ و رسم تھی ایک دن شاہراہ کے کنارے اس حالت میں ملے کہ وہ بھی تھے اور ان کے ساتھ دو چار برقعہ پوش خواتین اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں نے کہا "کہاں کا ارادہ ہے؟" اتنا کہنا تھا کہ وہ بس رو پڑے، اور بہت روئے، میں حیرت و استعجاب میں غرق ہو گیا کہ خدانخواستہ کسی عزیز قریب کی میت میں جا رہے ہیں۔ یا کوئی بیمار ہے۔ میں نے تسلی دی جب تھوڑا سکون ہوا تو کہنے لگے فارقلیط صاحب! یہ جو میرے ساتھ خواتین ہیں ان میں میری تین بچیاں ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی کہ ان کا کوئی مناسب رشتہ ہو جائے مگر نہ ہو سکا۔ جس سے بات کی سب نے خطیر رقم اور جہیز کا مطالبہ کیا، اب میں نے طے کیا ہے کہ جا کر عیسائی بن جاؤں گا، ان کے امداد و تعاون سے کم سے کم میری بچیوں کا رشتہ تو ہو جائے گا۔ اللہ کے بندو! ہم نے دین اسلام کو تباہ و برباد کرنے کا سامان اپنے ہاتھوں سے کیا اور کچھ بھی سید الاولین والآخرین ﷺ کی شریعت کا پاس ولحاظ نہ کیا ذرا سوچو تو سہی کہ،

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

کفن دینا تجھے بھولے تھے ہم اسباب شادی میں

میر تقی میر مشہور شاعر گزرے ہیں، انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کی اور مقدور بھر جہیز دیا اس بہانے وہ بہت زیادہ زیر بار ہو گئے اور بڑے قرض کا بوجھ ان پر آ گیا۔ لڑکی کو جب معلوم ہوا تو وہ صدمہ سے نڈھال ہو گئی اور شادی کے کچھ دنوں کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ میر تقی میر کو معلوم ہوا دوڑے دوڑے آئے دیکھا ان کی نور نظر بچی کی لاش رکھی ہوئی ہے اس موقع پر بڑا پر درد شعر انہوں نے کہا:

اب آیا ہے خیال اے آرام جاں اس نامرادی میں
کفن دینا تجھے بھولے تھے ہم اسباب شادی میں

مورخین نے لکھا ہے کہ اس کے بعد میر تقی میرؔ بہت اداس رہنے لگے اور کچھ ہی دنوں کے بعد انتقال کر گئے، اس طرح دنیا ایک قادر الکلام فصیح و بلیغ شاعر سے محروم ہو گئی، غالبؔ نے کہا تھا:

ریختہ کے تمہیں استاد نہیں ہو غالبؔ
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر تھا

جہیز جاہلیت کا آشیانہ ہے

حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحب معہد ملت کے جلسہ ختم بخاری میں تشریف لائے تھے، انہوں نے اپنی تقریر میں کہا" یہ عجیب بات ہے لڑکی کا مہر تو ادھار رہتا ہے وہ مہر مؤجل ہوتا، لیکن شوہر نامدار صاحب کی مہر جہیز کی شکل میں نقد ہوتی ہے، معاملہ اب الٹا ہو گیا ہے۔

مولانا محمد یونس صاحب جو مہاراشٹر کے تبلیغی جماعت کے امیر ہیں، ان کی دینی خدمات بہت عظیم ہیں وہ دین کے داعی اور نقیب ہیں، ایک تقریر میں فرمایا" زندگی بھر ہم نے اپنے نورِ نظر لخت جگر کو پالا، پوسا اس کے کپڑے بنائے اس کی پرورش کی اور جب شادی کی تو بھیک کے جوڑے میں، ہمیں غیرت نہیں آتی ہے۔ حضرت کا اشارہ اس طرف تھا کہ لڑکے کا جوڑا دلہن والے بناتے ہیں۔ اور باقاعدہ اس کا مطالبہ لڑکے والوں کی طرف سے ہوتا ہے کہ ایسا سوٹ ہونا چاہئے، اور ویسا جوڑا ہونا چاہئے۔

حضرت مولانا علی میاں ندوی مایہ ناز مفکر اور عالم دین ہیں، فرماتے ہیں" جاہلیت ہر ہر زمانے میں گھونسلہ بناتی ہے، اپنا آشیانہ بناتی ہے، آج کے دور میں اس نے جہیز کی شکل میں اپنا آشیانہ بنایا ہے"۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

حضور ﷺ نے کبھی نہ جہیز لیا ہے نہ دیا ہے، حضرت فاطمہؓ کو جو کچھ تھوڑا سا سامان عطا فرمایا وہ اس لئے کہ خود حضرت علیؓ آپ کی کفالت میں تھے۔ ان کی پرورش آپ نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی اور وہ بھی حضرت علیؓ کو فرمایا اپنی ڈھال بیچ کر آؤ تاکہ کچھ سامان خرید لیا جائے۔ واقعات کی تفصیل کے لئے سیرت کی کتابیں دیکھیں۔ آپ ﷺ کی اور بھی بیٹیاں تھیں، مگر کسی کے متعلق کوئی ذکر نہیں آتا، اگر یہ چیز ضروری ہوتی تو حضور ﷺ ترغیب ضرور دیتے۔

لڑکیوں کو جہیز کے بجائے میراث میں حصہ دیں

ہمارے فقہاء کی کتابوں میں عجیب و غریب حکم ملتا ہے، کسی زمانے میں لڑکی کے اولیاء لڑکی کی طرف سے شادی کے وقت مال کا مطالبہ کرتے تھے تو فقہاء نے فرمایا یہ حرام و ناجائز ہے۔ آج زمانے نے اپنا رخ بدلا اب لڑکے کے اولیاء یہی مطالبہ کرتے ہیں لہٰذا اس کے ناجائز اور حرام ہونے میں ادنیٰ سا کلام نہیں۔ یہ اسلام پر سب سے بڑی تہمت ہوگی کہ ہم جہیز کو اسلام میں داخل کر لیں، جو رسم غیر مسلموں کی ہے اس کا اسلام سے کیا واسطہ، کیا تعلق؟ غیر مسلموں کے یہاں لڑکی کو میراث میں حصہ نہیں، اس لئے وہ اس موقع پر ایک خطیر رقم دے دیتے ہیں اور پھر اس کا رشتہ ماں باپ کے یہاں سے بالکل کٹ جاتا ہے، ایک صحافی کے الفاظ میں دھان کے پودے کی طرح ایک جگہ سے اکھاڑ کر اس کو دوسری جگہ لگا دیا جاتا ہے، جب کہ اسلام میں عورت اپنی ہر حیثیت میں میراث کی مستحق ہے، چاہے ماں ہو، بیوی ہو، لڑکی ہو، یا بہن وغیرہ۔

کفر کو اسلام پر ہنسنے کا موقع نہ دیں

شاعر کہتا ہے

کعبہ آباد است از اصنام ما
خندہ زن کفر است بر اسلام ما

ایسی حرکتوں سے کفر اسلام پر ہنستا ہے، یہ بات اسلام کی توہین ہے، لہٰذا حد درجہ ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے، جب نکاح ایک عبادت ہے تو اس عبادت کو معصیت سے آلودہ نہیں کرنا چاہئے، عبادت کو اس کو کہتے ہیں جس سے معبود خوش ہو اور جو چیز معصیت اور گناہ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے کس طرح خوش ہوں گے؟ اسلام کی تعلیم سادہ اور شفاف ہے۔ دنیائے انسانیت کیلئے ترقی کی ضمانت ہے، جہیز جیسی لغو اور لایعنی باتوں کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

نہ اس میں عصر رواں کی ہوا سے بیزاری
نہ اس میں عہد کہن کے فسانہ و افسوں
حقائق ابدی پر اساس ہے اس کی
یہ زندگی ہے نہیں ہے طلسم افلاطوں
عناصر اس کے ہیں روح القدس کا ذوقِ جمال
عجم کا حسن طبیعت عرب کا سوز دروں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم سلیم عطا فرمائے، دنیا میں حضور ﷺ کی زیارت اور آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت عطا فرمائے، آپ ﷺ سے محبت فرمائے، آپ کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور ہم سب کو زندگی کی آخری سانس تک اسلام اور ایمان پر قائم رکھے۔ (آمین یارب العالمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نوٹ: ہر ہفتہ خطبہ جمعہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل نمبر پر اپنا نام، پتہ اور وہاٹس ایپ نمبر ارسال کریں:

8788657771

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے آفیشیئل اکاؤنٹ سے جڑنے کے لئے درج ذیل آئیکن کو ٹچ کریں: